سورۃ فاتحہ کا حسن اور گلاب کے پھول کا حسن اپنا حسن نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ / دسمبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ غیر مطبوعہ)

☆ حسن حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہے۔

☆ حسن جہاں بھی نظر آتا ہے وہ اس چیز کا ذاتی حسن نہیں ہے۔

☆ خوبصورتی کی دلکشی اور حسن انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ ہے۔

☆ ہر مخلوق محسن کی شکل میں ہمارے سامنے آتی ہے۔

☆ تمام احسان اللہ تعالیٰ کی احسانی صفات کے ہی جلوے ہیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

الحمدللہ۔ اللہ جس پر قرآن کریم کی رو سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے ہم ایمان لاتے ہیں وہ تمام تعریفوں کا مستحق ہے کسی چیز یا کسی وجود کی تعریف بنیادی طور پر دو وجوہ سے کی جاتی یا کی جاسکتی ہے۔ ایک تو اس کے ذاتی حسن کی وجہ سے اور دوسری اس کے احسان کی قوتوں اور احسان کی صفات کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ حسن حقیقی صرف اس کی ذات میں پایا جاتا ہے سورۃ فاتحہ کو ہی لیں سورہ فاتحہ میں یہ تعلیم بیان ہوئی ہے اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ وہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ہے لیکن سورہ فاتحہ میں جو حسن انسان کو نظر آتا ہے وہ اس سورت کا ذاتی حسن نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے کچھ جلوؤں نے سورہ فاتحہ کی شکل اختیار کی ہے۔ اسی طرح گلاب جو اچھا پرورش یافتہ ہو وہ نہایت خوبصورت شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے لیکن گلاب کی خوبصورتی اور اس کی دل کشی اور اس کا حسن اس کا اپنا حسن نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بعض اور صفات گلاب کی شکل میں مجسم ہوئی ہے اور اتنا عظیم حسن گلاب کے اندر پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۃ فاتحہ گلاب کی شکل میں دکھائی گئی۔

غرض نہ تو سورۃ فاتحہ کا حسن جو ہمارے دلوں کو موہ لیتا ہے اس کا اپنا حسن ہے اور نہ گلاب کے پھول (جو ایک نہایت ہی خوبصورت پھول ہے) کا حسن اس کا اپنا حسن ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے ہیں جو ایک جگہ ہمیں سورۃ فاتحہ کی خوبصورت شکل میں نظر آتے ہیں اور دوسری جگہ وہی اللہ تعالیٰ کے جلوے گلاب کی شکل میں ہمیں نظر آتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ اور گلاب کی مماثلت کو خاصی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ تا ۴۱۴)

میں اس وقت اس تفصیل میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ میں مختصراً جو مضمون بیان کر رہا ہوں اس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔ بہر حال حسن جہاں بھی اس دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے وہ اس چیز کا ذاتی حسن نہیں جس میں وہ اس مادی دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے۔ دنیا کی مخلوق میں (اور دنیا ساری مخلوق ہے اس میں کوئی استثناء نہیں) خواہ ہماری نظر کسی جگہ پر پہنچے یا ہماری نظر اب تک پہنچی ہو یا ابھی تک ہماری نظر نہ پہنچی ہو یا کبھی بھی ہماری نظر نہ پہنچ سکے اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا جو بھی خوبصورتی اور دلکشی اور حسن انسان کو نظر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات یا اللہ تعالیٰ کی کسی ایک صفت کا کوئی جلوہ ہے جس نے وہ رنگ اختیار کر لیا ہے مثلاً سورج ہے اس نے ایک جہان کو روشن کیا ہوا ہے۔ پھر وہ صرف زمین کو ہی روشن نہیں کرتا بلکہ اس نے بعض اور سیاروں کو بھی روشن کیا ہوا ہے چاند کو لے لو وہ سورج سے روشنی لیتا اور پھر اس کو آگے پہنچاتا ہے لیکن یہ روشنی جو سورج میں انسان کو دکھائی دیتی ہے یہ سورج کی اپنی روشنی نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی نور ہے جو اس دنیا کو جو سورج کی دنیا ہے منور کر رہا ہے اور سورج کے پردہ میں منور کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی انسانی آنکھ کو ظاہراً نظر نہیں آسکتی۔ اس مادی دنیا میں اسباب کے پردوں میں اس کی صفات انسان کے سامنے آتی ہیں اور اس طرح پر وہ نیک اور پاک اور عقلمند لوگوں کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔

غرض جہاں بھی کوئی خوبی یا حسن پایا جائے وہ اس چیز کا نہیں ہے جس میں وہ پایا جاتا ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حسن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی ہے اور اس وجہ سے انسان جو غور کرتا اور صحیح لائنوں پر اور صحیح طریقوں پر فکر اور تدبر کرتا اور دعاؤں سے حقیقۃ الاشیاء سمجھتا ہے یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ الحمد للہ یعنی سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں کوئی اور وجود یا ہستی یا شئی یا کرہ یا انسان یا درخت یا کوئی اور شکل جس میں کوئی حسن پایا جاتا ہے ان کے اندر حقیقتاً کوئی حسن نہیں پایا جاتا بلکہ یہ حسن اللہ تعالیٰ کا حسن ہے یہ ایک جلوہ ہے خدا کا جو اس شکل میں ہمارے سامنے آ گیا۔

دوسری وجہ تعریف کی احسان بنتا ہے آپ نے اپنی زندگی میں بیسیوں یا شاید سینکڑوں دفعہ سنا ہوگا کہ بڑا اچھا ہے فلاں شخص وہ مخلوق کا بڑا ہمدرد ہے یا بڑا اچھا ہے فلاں شخص اور پھر انسان اس کی بڑی لمبی چوڑی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے فلاں موقعہ پر مجھ پر احسان کیا تھا یا بڑا اچھا ہے فلاں شخص۔ اس کا اپنی بیوی کے ساتھ بڑا اچھا سلوک ہے یا بڑا اچھا ہے فلاں شخص کیونکہ وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرتا ہے اور انہیں اسلام کا خادم بنانے کی کوشش کر رہا ہے یا بڑا اچھا ہے یہ درخت کیونکہ اس کے پھل بڑے میٹھے ہیں یا

بڑا اچھا ہے زمینی ذرات کا یہ مجموعہ۔ دیکھو یہ کس طرح چمکتا ہے کتنا قیمتی ہیرا بن گیا ہے اور اس سے ہم ہزار قسم کے فائدے اُٹھاتے ہیں آگے یہ ہیرا خود ایک محسن ہے بلکہ ہر چیز دوسرے پر احسان کرنے والی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کسی چیز کو لغو پیدا نہیں کیا اس لئے ہر مخلوق محسن کی شکل میں ہمارے سامنے آتی ہے لیکن اس میں احسان کی قوت اس کے کسی ذاتی ہنر کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسان کا کوئی جلوہ وہ شکل اختیار کر گیا۔ میٹھے پھل دینے والا آم کا درخت یا وٹامن (Vitamin) سے بھرا ہوا کھٹے آم کا درخت (اس کے اپنے فائدے ہیں) اپنی جگہ پر احسان پر احسان کر رہا ہے ہر چیز انسان پر یا تو بلا واسطہ احسان کر رہی ہے یا بالواسطہ احسان کر رہی ہے مثلاً لوسن یا برسیم گھوڑے پر احسان کر رہا ہے کیونکہ یہ گھوڑے کی بڑی اچھی خوراک ہے اور جس وقت گھوڑا مضبوط ہو جاتا ہے تو پھر وہ انسان پر احسان کر رہا ہے کہ وہ اس کی سواری کے کام آتا ہے اور اس کی زینت بنتا ہے یہ ساری احسان کی ہی شکل ہے جو اس کے سامنے آئی لیکن حقیقتاً نہ گھوڑے میں احسان کی طاقت ہے نہ لوسن یا برسیم میں احسان کی طاقت ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی کسی صفت کا جلوہ ہے جو ان کے اندر ہمیں نظر آتا ہے اگر اللہ تعالیٰ یہ نہ چاہتا کہ کوئی ایسا چارہ ہو جو گھوڑے کو صحت منداور خوبصورت بنائے تو کوئی چارہ دنیا میں ایسا پیدا نہ ہوتا۔ اگر اللہ یہی چاہتا ہے کہ گھوڑے کو لاغر ہی رکھا جائے اور اسے بدصورت ہی بنایا جائے اور اس میں کوئی اور فائدہ اس کے مدنظر ہوتا یعنی فائدہ تو ہوتا لیکن وہ کسی اور رنگ میں ہوتا اس شکل میں نہ ہوتا تو اس رنگ کا احسان ہمیں نہ گھوڑے میں نظر آتا نہ گھوڑے کے چارہ میں کوئی ایسا احسان نظر آتا جو گھوڑے پر ہو رہا ہے غرض ہر چیز میں اور جہاں بھی اللہ تعالیٰ کا حسن نظر آتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے احسان کے جلوے بھی ہمیں نظر آتے ہیں اور وہ جلوے اللہ کے ہیں۔ ان چیزوں کے جلوے نہیں ہیں۔

پس چونکہ حسن کا منبع اور سرچشمہ اور حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور چونکہ احسان کا حقیقی سرچشمہ اور احسان کی صفات کا حقیقی حقدار اور اپنے اندر ان صفات کو جمع کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی کا وجود ہے اس لئے ہم یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ سب جگہ جہاں حسن نظر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا حسن ہے جو ہمیں نظر آتا ہے اور ہر جگہ جہاں ہمیں احسان کے جلوے نظر آتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی احسانی صفات کے ہی جلوے ہیں اور کوئی چیز نہیں۔ جب ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہیں تو بے اختیار نہ صرف ہماری زبان سے بلکہ ہمارے وجود کے ذرہ ذرہ سے یہ نکلتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ